امتحان کے لئے

مفید نصیحتیں

حضرت مولانا محمد سلیم دھورات صاحب دامت برکاتہم

بانی وشیخ الحدیث اسلامک دعوہ اکیڈمی، لیسٹر، یو کے

at-tazkiyah

امتحان کے لئے مفید نصیحتیں

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ہر طالبِ علم اپنی طاقت کے بقدر محنت کرے

ہر طالبِ علم کی کوشش ہونی چاہئے کہ وہ اپنے امتحان میں اعلیٰ نمبرات سے پاس ہو، اوّل نمبر سے پاس ہونے والے طالبِ علم اور سب سے کمزور طالبِ علم، دونوں کو یہ کوشش کرنی چاہئے کہ وہ اعلیٰ نمبرات سے پاس ہو، اب سوال یہ ہے کہ کمزور طالبِ علم یہ کوشش کیسے کرے؟ جواب یہ ہے کہ ہر طالبِ علم اپنی استعداد کے مطابق جو اعلیٰ سے اعلیٰ نمبر حاصل کرسکتا ہے، اس کی کوشش کرے، اگر ۵۰ حاصل کرسکتا ہے تو ۵۰ کی، اگر ۱۰۰ تو ۱۰۰ کی، یہ نہیں کہ میں کمزور ہوں اور مجھے ایسا محسوس ہورہا ہے کہ میں فیل ہونے والا ہوں تو صفر سے فیل ہوجاؤں یا ۲۵ سے، کیا فرق پڑے گا؟ نہیں، امتحان کا مقصد علم میں ترقّی ہے، لہٰذا ۲۵ مارکس کا حاصل ہونا صفر سے اچھا ہے اس لئے کہ اس صورت میں علم حاصل ہوا، اسی طرح آخری پوزیشن پر آنے سے بہتر آخر سے پہلے آنا ہے، نیز ۲۰ حاصل کرکے آخری پوزیشن پر آنے سے بہتر ۳۰ حاصل کر کے آخری پوزیشن پر آنا ہے، اسی طرح اگر کسی کے پاس ۹۰ حاصل کرنے کی صلاحیت ہے، مگر وہ ۸۵ حاصل کرکے اوّل نمبر سے پاس ہوا تو اسے خوش نہیں ہونا چاہئے، بلکہ غم محسوس کرنا چاہئے کہ ۵ مارکس کم آئے۔

خلاصہ یہی ہے کہ ہر ایک کا ہدف ہونا چاہئے کہ اپنی استطاعت کے مطابق اعلیٰ نمبرات حاصل کرے، اس سے اللہ تعالیٰ شانہٗ، اساتذہ اور والدین سب راضی ہوں گے، جس کا بہت فائدہ ہوگا اور خوب ترقّی ہوگی۔

کامیابی کا طریقہ

امتحان میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے چند چیزوں پر عمل ضروری ہے:

۱) اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچا جائے، یہ سب سے اہم کام ہے اس لئے کہ سارے فیصلے اللہ تعالیٰ کے قبضے میں ہیں اور اس کی نافرمانی سے اس کی مدد حاصل نہیں ہوگی۔

۲) پچھلے تمام گناہوں سے توبہ کر لینی چاہئے، اس لئے کہ توبہ نہ کرنے سے گناہوں کا اثر ساتھ رہتا ہے جس کا نتیجہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ہے، ساتھ ساتھ استغفار بھی ہو۔

۳) محنت خوب کرنی چاہئے، سارا وقت امتحان کی تیاری میں خرچ کرنا چاہئے، اس کے لئے ایک نظام بنا لیا جائے، دور (revision) کے زمانے میں یہ دیکھو کہ آج سے لے کر امتحان تک کتنے دن باقی ہیں، پھر اس کے مطابق اپنا نظام بناؤ، کھانا، پینا، سونا سب ضرورت کے بقدر ہو، کئی طلبہ فارغ وقت میں اِدھر اُدھر گھومنے پھرنے میں، گپ شپ میں وقت ضائع کرتے رہتے ہیں، پھر مطالعہ کے وقت انہیں نیند آتی ہے، آرام کے وقت میں آرام کر لینا چاہئے اور باقی وقت میں دُھن اور دھیان کے ساتھ محنت کرنی چاہئے، بھاری خوراک سے اور تلی ہوئی چیزوں سے پرہیز کرنا چاہئے، اس لئے کہ اس کی وجہ سے پانی کا تقاضا بڑھتا ہے جس کے نتیجے میں بدن بھاری ہوجاتا ہے اور سستی محسوس ہوتی ہے۔

۴) صرف محنت پر بھروسہ نہ ہو، احتیاج کے ساتھ دعا کا بھی اہتمام ہو، نمازوں کے بعد کے ضروری وظائف کے ساتھ دعا کا اہتمام رہے، خود بھی دعا کرو اور اساتذہ، ماں باپ، نیک لوگوں سے بھی دعا کراؤ، جب امتحان کا خیال آجائے تو چند مرتبہ درود شریف کے ساتھ یَا عَلِیْمُ کا ورد کرو، مطالعہ کے درمیان یا امتحان میں کوئی اُلجھن پیش آئے تو اسی ورد کو پڑھو اور پھر حل کرنے کی کوشش کرو، اسی طرح یَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ، یَا حَيُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ،

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ بھی پڑھیں، ان شاء اللہ اس سے اللہ تعالیٰ کی مدد نصیب ہوگی۔

میرا اپنا معمول

میں جب دار العلوم میں طالبِ علم تھا تو امتحان گاہ میں جانے سے پہلے کسی کلاس میں جا کر دو رکعات نماز پڑھتا تھا، پھر ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرتا تھا کہ اے اللہ! امتحان کے لئے آپ ہی کی توفیق سے جو بھی کر سکا میں نے کیا، آپ قادرِ مطلق ہیں، جس طرح آپ نے یاد کروایا ہے اسی طرح آپ بُھلا بھی سکتے ہیں، اے اللہ! آپ میری اس سے حفاظت کیجئے اور اعلیٰ نمبرات سے کامیابی عطا کیجئے۔

امتحان گاہ میں

امتحان گاہ میں وقت سے پہلے حاضر ہو جائیں، توجّہ اللہ تعالیٰ کی طرف رہے، بسم اللہ پڑھ کر تمام سوالات کو غور سے دیکھ لو، سوالات کو اچھی طرح پڑھو اور سمجھو اور ساتھ ساتھ جواب کے لئے جو ضروری چیزیں حافظے میں موجود ہیں، انہیں نوٹ کرلو، پرچہ ملتے ہی فوراً جواب لکھنے میں مشغول نہیں ہوجانا چاہئے، بلک پورے پرچے کو پہلے دیکھ کر اہم اہم باتیں اختصار کے ساتھ نوٹ کرلینی چاہئے، اس کے بعد خوب غور و فکر کے ساتھ اچھے خط سے واضح انداز میں جواب لکھنا چاہئے، اس طریقے کو اختیار کرنے سے جواب بھی ان شاء اللہ عمدہ ہوگا اور استاذ کو تکلیف پہنچانے سے بھی حفاظت ہوگی، تحریر جب اچھی نہیں ہوتی تو اساتذہ کو مارک کرتے وقت بہت تکلیف ہوتی ہے۔

دیکھا گیا ہے کہ طلبہ اس کوشش میں رہتے ہیں کہ جلد از جلد فارغ ہوکر امتحان گاہ سے نکل جائے، ایسا نہیں ہونا چاہئے، جواب اچھی طرح لکھنا چاہئے، تحریر اچھی اور صاف ستھری ہونی چاہئے، ہم اساتذہ کی خدمت تو کرتے نہیں، کم از کم تکلیف تو نہ دیں۔

آخری درخواست

امتحان کے زمانے میں نظام تھوڑا آگے پیچھے ہوتا ہے، وقت پر سونے وغیرہ کی پابندی نہیں ہوتی، اس سے غلط فائدہ نہیں اُٹھانا چاہئے ورنہ اللہ تعالیٰ کی نصرت اُٹھ جائے گی، شیطان موقع سے فائدہ اُٹھا کر وسوسہ ڈالتا ہے اور غلط کام کرواتا ہے، اس سے اللہ تعالیٰ بھی ناراض ہوتے ہیں اور منتظمین اور اساتذہ کو بھی تکلیف ہوتی ہے۔

خلاصہ

خلاصہ یہ ہے کہ محنت کر کے اچھے نمبرات لانے کی کوشش کرو تاکہ علم میں ترقّی ہو، والدین اور اساتذہ خوش ہوں اور ان کی دعا ملے، اگر اپنی پوری محنت کے باوجود فیل ہوگئے تو فکر کی بات نہیں ہے۔

﴿لَا يُكَلِّفُ اللهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا﴾ (البقرة:٢٨٦)

﴿إِنَّ اللهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ﴾ (التوبة:١٢٠)

ان شاءاللہ تعالیٰ اس محنت پر اللہ تعالیٰ کے یہاں قبولیت ضرور نصیب ہوگی، اللہ تعالیٰ محنت کی توفیق دیں، کامیابی سے سرفراز فرمائیں اور اپنی بارگاہ میں شرفِ قبول نصیب کریں۔ (آمین)

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ أَجْمَعِيْنَ

at-tazkiyah
PO Box 8211 • Leicester • LE5 9AS • UK
e-mail: publications@at-tazkiyah.com •
www.at-tazkiyah.com